وہابیہ کی تقیّہ بازی

مفتیٔ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، علامہ
مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری نوری علیہ رحمۃ اللہ

الحمد للہ

کہ رسالۂ ہدایت نشان جس میں وہابیہ کی کتب سے متضاد اقوال نقل کر کے روز روشن کی طرح وہابیوں کے تقیہ کا اثبات تام کیا گیا اور کمال تحقیق و وضاحت سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ وہابی علماء عوام الناس کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے واسطے جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسا مسئلہ بیان کرتے اور عمل کرنے لگتے ہیں

قابل مطالعہ اہل ایمان

مسمّٰی بہ

وہابیہ کی تقیہ بازی

تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولینا الحاج الشاہ محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قادری نوری دام فیضہ الجاری سجادہ نشین آستانۂ رضویہ شریف بریلی سرپرست کل ہند جماعت رضائے مصطفٰے

ناشر

مکتبۂ کلیمی اہلسنت $\frac{98}{206}$ ناظر باغ کانپور

قیمت ۲۰ پیسے

سوال

محلہ کی مسجد کے پیش امام صاحب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے بیعت ہیں جب یہ الموڑہ آئے تھے میلاد میں شرکت نہ کرتے تھے مگر اب میلاد شریف پڑھتے ہیں اور ذکر میلاد (ولادت) مبارک کے وقت قیام بھی کرتے ہیں گو اسے اعتقاداً ضروری نہیں سمجھتے حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو عطائی سمجھتے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی کے اوپر حضرت مولینا احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی نے اور چند علمائے حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ ان کی تصنیف کردہ کتاب حفظ الایمان میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق خلاف ادب و تہذیب الفاظ کام میں لائے گئے ہیں جس کا علم غالباً حضور اقدس کو بھی ہو۔

اب سوال دریافت طلب یہ ہے کہ کیا اشرف علی صاحب کے مرید کی امامت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اگر پڑھی جائے تو کراہت تو نہیں ہے۔

(۲) بالفرض شریعت کی رو سے انکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو تو تقویٰ اور احتیاط کا کیا تقاضہ ہے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ براہ کرم جواب سوال کا ایک فتویٰ کی شکل میں مرحمت ہو

الجواب: وہابیہ میں تقیہ اب کھلا ہو گیا ہے۔ مجلس مقدس میں ذکر میلاد اقدس ہی کے متعلق ان کا تقیہ ملاحظہ ہو کہ مجلس میلاد شریف وہابیہ کے نزدیک بہرحال ممنوع بدعت اس کا کرنے والا حرام کار گنہگار ہی نہیں بلکہ بدعتی ہے اور صرف اتنا ہی نہیں مجلس میلاد مبارک کو وہابیہ کے پیشوا اول نے ہندوؤں کا سا

سوانگ بتایا اور کنھیا کے جنم سے بدتر ٹھہرایا مگر طمع نفع دنیا کے لئے اور وہابیت کا پرچار کرنے کے واسطے اسی وہابیہ کے جبلی شرک و بدعت میں ان کے تھانوی پیشوا نے شرکت کی نہ صرف شرکت بلکہ خود بادہا بڑھی اس اپنے جبلی شرک و بدعت کی بہتی گنگا میں ہاتھ ہی نہیں دھوئے بلکہ سراپا ڈوبے۔ کتاب تذکرۃ الرشید سے تھانوی تقیہ آفتاب نصف النہار کی طرح آشکار جب گنگوہی کو یہ خبر پہنچی کہ تھانوی نے یہ بدعت اختیار کی ہے اس میں مبتلا ہوا ہے جسے براہین قاطعہ مصنفہ گنگوہی از نام انبیٹھی و فتاوی رشیدیہ میں ہر حال ناجائز اور کنھیا کے جنم سے بدتر ٹھہرایا ہے۔ تو گنگوہی نے تھانوی کو لکھا تھانوی نے جو خطوط جوابی لکھے ہیں ان میں سے ایک خط میں لکھا کہ میں نے دیکھا کہ وہاں (کانپور) میں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا در پئے توہین و تذلیل ہو گئے (اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید تسامح ہے۔ بہرحال وہاں کانپور میں بدون شرکت قیام کرنا قریب محال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیوی منفعت بھی ہے اور مدرسہ تنخواہ ملتی ہے الخ انھیں تھانوی صاحب کی مصدقہ بلکہ تھانوی کا کوری وغیرہ کی چندہ کی مصنفہ کتاب سیف یمانی کی میلاد مبارک و قیام کے متعلق یہ ناپاک تصریح بھی دیکھئے۔

.. افعال مندرجہ فی السوال (میلاد شریف و قیام میلاد شریف) کا بدعت حقیقی ہونا اظہر من الشمس ابین من الامس ہو چکا ہے کوئی شبہ نہیں کہ ان (یعنی میلاد شریف

قیام میلاد شریف کی ممانعت حق تعالیٰ شانہ نے قرآن عزیز میں بھی فرمائی اور حبیب
ذیشان علیہ صلوات الرحمٰن نے احادیث کریمہ میں بھی صحابہ تابعین رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین نے بھی ان سے الگ رہنے کی تعلیم دی اور انھیں کے مصدقہ بلکہ ویسی ہی
چنارہ کی مصنفہ کتاب التلبیات لدخ التصدیقات ظلمی المسمیٰ بہ التصدیقات لدفع
التلبیات میں فریب ہی کیلئے لکھا ہے: اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو جانتا
کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریف ناجائز و بدعت ہے! پھر دیکھئے انھیں کی
کتاب سنت ہمانی صفحہ ۱۹ مجلس میلاد اگرچہ دوسرے منکرات سے خالی بھی ہو تب بھی صرف
عقد مجلس اور اہتمام مخصوص کی وجہ سے بدعت نا مشروع ہے اور ایسا ہی فتاوی
رشیدیہ کا مضمون ہے: نیز صفحہ ۲ پر ہے: مجلس میلاد منعقد نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ تو
ایجاد ہے اور ہر نو ایجاد گمراہی ہے اور یہ گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے! نیز
مجلس میلاد نہ کی جائے کیونکہ وہ سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ زمانہ خیر القرون
کے بعد برے زمانہ میں اس کی ایجاد ہوئی! نیز بعض امراء ہر سال میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی میلاد کے لئے یہ مجلس کرتے ہیں پس یہ مجلس باوجود اس کے مشتمل
ہونے کے بڑے تکلفات پر فی نفسہ بدعت ہے اور اس کو ایسے لوگوں نے
ایجاد کیا ہے جو اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں! نیز ان تمام
عبارات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم سے علماء مذاہب اربعہ نے
اس فعل کو کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا! نیز چاروں مذہب کے علماء اس عمل میلاد
کی مذمت پر متفق ہیں! یوں ہی مسئلہ علم غیب میں بھی وہابیہ کی تقیہ بازی ویدنی ہے
ان کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے جو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے

کے نزدیک قطعاً مشرک کافر ہے"۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ ص ۲۶ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۰ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے نیز اسمیں ہر چہار مذاہب جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں"۔ (مسئلہ علم غیب ص ۲)

معاذ اللہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ وہابیہ کے امام گنگوہی نے اس وہابی عقیدے کے ثبوت کیلئے براہین قاطعہ میں خود حضور پر اس کا افترا کیا کہ حضور نے ایسا فرمایا اور اس افترا کو شیخ محدث محقق مطلق شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ کے سر مبارک پر رکھ دیا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے تو بصراحت یہ فرمایا ہے کہ "ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است" نیز تحفہ لاثانی ص ۳۷ فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی سوا خدا کے کسی کو غیب داں جاننا اور کہنا ناجائز لکھا ہے بلکہ اس عقیدہ کو کفر قرار دیا ہے"۔ نیز تحفہ لاثانی ص ۳۸ حنفیہ نے اس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے"۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۶،۳۷ جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے نیز تقویۃ الایمان جس کا رکھنا وہابیہ کے نزدیک عین ایمان ص ۱۶ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر نیز ص ۲۵ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن"۔ نیز ص ۱۱ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے۔ خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔ نیز تھانوی صاحب کی حفظ الایمان

آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔" والعیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اللہ ثم رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہی وہ کھُلی سڑی اشد گالی ہے جو تھانوی نے بے تکان اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم نبی اعظم و افخم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع میں بکی ہے جس پر علمائے عرب و عجم نے تھانوی کی ایسی تکفیر فرمائی ہے کہ جو تھانوی کے اس قول ہذیان بول پر مطلع ہو کر تھانوی کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک تردد کرے وہ بھی کافر۔ وہابیہ۔ دیوبندیہ کا دربارۂ علم غیب اصل عقیدہ تو ان عبارات سے یہ معلوم ہوا مگر بارہا اس سے مکرتے بھی ہیں۔ تقریروں، تحریروں میں مسلمانوں کے فریب دینے کیلئے کھرے سنّی بننے کے واسطے نفع حاصل کرنے ضرر سے بچنے کیلئے حضور کے علم کا اثبات بھی کرتے ہیں مثلاً تھانوی ہی کی بسط البنان میں دفع الزم کی ناکام سعی کرتے ہوئے حضور کے علم کا اقرار ملاحظہ ہو۔ آخری صفحہ پر لکھا۔ بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ سے میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ آپ کے فضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیۃ و العملیۃ ہونے کے باب میں یہ رہا ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" حفظ الایمان کی اس گنگھوتی نجس ناپاک عبارت سے ظاہر ہے کہ تھانوی کا عقیدہ تو یہ محض عیاری مکاری دجل و فریب تقیہ ہے اور تھانوی کے بزرگوں کی بھی عبارتیں دیکھ چکیے ایک عبارت اور دیکھ لیجیے جس سے تھانوی کا تقیہ و فریب کاری واضح تر ہو جائے تھانوی کے بزرگ گنگوہی نے براہین میں شیطان کے علم محیط ارض نصوص سے ثابت ماننا اس کا علم وسیع جاننا اور اس علم محیط ارض کو حضور کیلئے ماننے کو شرک گردانا

صاف کہدیا کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" ہماری اس تحریر سے واضح ہو گیا کہ وہابیہ تقیہ بازی کرتے ہیں جب پیر جی کی تقیہ بازی کا یہ عالم ہے تو پھر مرید کا کیا پوچھنا۔ تھانوی کا وہ مرید جو المورد آیا ہے پہلے اس نے جب تک تقیہ کی ضرورت نہ سمجھی اپنی وہابیت کا نشان ظاہر کرتا رہا پھر جب اسے اسکی ضرورت ہوئی تو اپنے تھانوی پیر کی سنت اختیار کی جیسے تھانوی کا ضمیر میں تقیہ کا رہا اسی پر اس نے بھی عمل کیا مگر وہابیت کی چال ابھی نہ چھپ سکا۔ عوام پر چال اب بھی چھپا رہا یعنی یہ جتا کر کہ میلاد شریف پڑھتا ہوں قیام کرتا ہوں مگر اسے اعتقاداً ضروری نہیں جانتا حضور کے علم غیب کا قائل ہوں مگر عطائی سمجھتا ہوں یعنی عوام کو فریب دیتا ہے۔ کہ اہلسنت مجلس میلاد مبارک کو فرض یا واجب اعتقاد کرتے ہیں اور دیوبندی مجلس مبارک کے منکر نہیں انھیں اس بات انکار ہے کہ مجلس مبارک فرض یا واجب ہے اور دھوکا دیتا ہے کہ اہلسنت معاذ اللہ حضور کیلئے علم غیب ذاتی کے قائل ہیں جل جلالہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم دیوبندی اسی کا انکار کرتے ہیں انھیں سکا انکار نہیں کہ حضور کو علم عطائی ہے یہ اس تھانوی کے مرید کا تقیہ در تقیہ ہے غرض باتفاق فریقین اس شخص کے پیچھے نماز حرام ہمارے نزدیک یوں کہ وہ خبیث وہابی کے پیچھے نماز نادرست اور فرض کیا جائے کہ وہ وہابی نہیں مگر جب وہ تھانوی وغیرہ پیشوایان وہابیہ کے ان اقوال بدتر از ابوال پر مطلع ہو کر ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے سے کافر ہے اسے اسیر ایمان نہیں فقط اتنا ہی نہیں کہ انھیں بعد

اطلاع مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنا پیر پیشوا بھی مانتا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال نجس تر از ابوال ایسے
ہیں جن پر علماء عرب و عجم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ جو ان پر مطلع ہو کر قائلین کے کفر و استحقاق
عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر من شك في كفره وعذابه فقد كفر جیسے
قادیانی کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں اسکے اقوال پر مطلع ہو کر شک و تردد یا ادنی تامل کرنیوالا
تو قادیانی کو پیر پیشوا جاننے والا جیسا کافر ہے ویسا ہی تھانوی کو پیر و پیشوا ماننے والا
یوں ہی گنگوہی۔ انبیٹھی۔ نانوتوی کو۔ تو اس کے پیچھے نماز ایسی ہے جیسی قادیانی کے پیچھے
صرف اس صورت میں کہ وہ نہ خود وہابی ہو نہ ان لوگوں کو بعد ان کے کفریات پر
اطلاع کے مسلمان جانے اسکے پیچھے نماز کی اجازت ہو سکتی ہے جبکہ وہ امامت کا اہل
ہو اور وہابیہ، دیوبندیہ کے نزدیک تو بہر حال اس کے پیچھے نماز ناجائز۔ اگرچہ وہ
انہیں میں کا ایک ہو جبکہ اس نے علم غیب عطائی کا قول کیا اور مجلس مبارک پڑھی قیام
کیا کہ ان پر معلوم ہو چکا کہ پیشوایان وہابیہ و دیوبندیہ کے نزدیک ایسا شخص کافر مشرک ہے
کافر مشرک کے پیچھے نماز باطل بجائے درود شریف اس کا اختصار صلعم یا صرف ص یا علیہ السلام
کے بجائے عم لکھنا جائز نہیں تھانوی کہ جب شان سرکار سرکار ابد قرار دونوں عالم کے
باذن المولی تعالی مالک و مختار دونوں جہاں کے تاجدار شہنشاہ ذی وقار سلطان والا تبار
بادشاہ عرش بارگاہ حبیب خدا سردار انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی شان ارفع و اعلیٰ میں بھی
مولانا لکھنا حرام ہے۔ واللہ الھادی وولی الایادی وھو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری غفرلہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ کلیمی اہلسنت ۹۰/۲۰۰ ناظر باغ کانپور